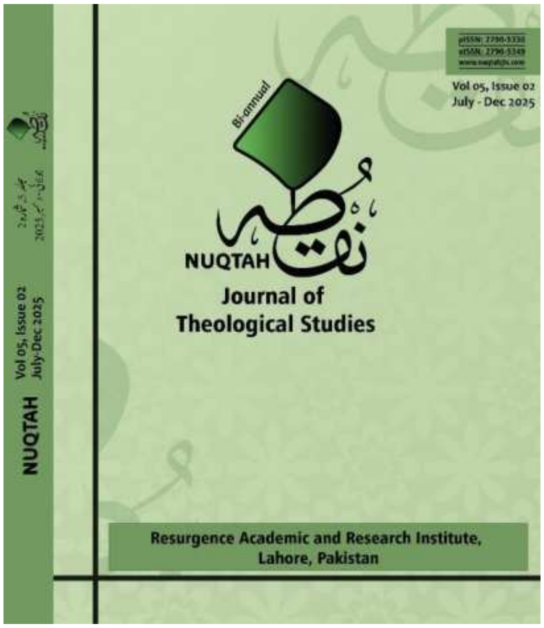

Nuqtah journal of Theological Studies

Editor: Dr Shumaila Majeed

(Bi-Annual)

Languages : English, Urdu, Arabic

pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349

https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published by

Resurgence Academic and Research Institute Lahore (53720), Pakistan

Email: editor@nuqtahjts.com

قرآن حکیم کی روشنی میں معجزات النبیؐ اور اس کے اثرات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

A Research-Based Analytical Study of the Miracles of the Prophet (ﷺ) and their Impacts in the Light of the Holy Quran

Dr Farida

Lecturer Islamic Studies Department SBK women's University Quetta, Baluchistan

Email address: faridakakar5@gmail.com

Dr Peree Gull Tareen

Lecturer Islamic Studies Department SBK women's University Quetta, Baluchistan

Email address: drpareegulltareen@gmail.com

Published online: 15 Dec, 2025

View this issue

OPEN ACCESS

CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found athttps://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

Abstract

In the Qur'anic perspective, the miracles of the Prophet Muhammad (peace be upon him) occupy a central and distinctive position. Unlike the temporary and sensory miracles of earlier prophets, the greatest and everlasting miracle bestowed upon him is the Qur'an itself—an intellectual, moral, and spiritual challenge that remains inimitable across all ages. The Qur'an also alludes to other significant miracles such as the splitting of the moon (Inshiqāq al-Qamar), the Night Journey and Ascension (Isrā' wal-Mi'rāj), and the divine assistance granted during critical battles, including Badr and Uhud. These miraculous events not only validated the truth of Prophethood but also reinforced the faith of believers, silenced the deniers, and manifested the constant presence of divine support .The broader effects of these miracles extend beyond their immediate context. They contributed to the spiritual transformation of individuals, the moral development of society, and the establishment of a divinely guided community. Most importantly, the Qur'an, as a perpetual miracle, continues to guide humanity by addressing intellectual, ethical, and socia"l challenges. Hence, the miracles of the Prophet, enduring signs that emphasize the timeless relevance of faith, patience, and reliance upon divine guidance.

Keywords: Qur'anic Miracle, Splitting of the Moon, Prophethood, Faith and Conviction.

تعارف

اسلامی تعلیمات میں معجزہ وہ غیر معمولی امر ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ پیغمبروں کو ان کی صداقت اور رسالت کے اثبات کے لیے عطا فرماتا ہے۔ قرآن حکیم کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ایک منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات عموماً حسی اور وقتی نوعیت کے تھے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا اور دائمی معجزہ قرآن مجید ہے، جو قیامت تک انسانیت کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ قرآن حکیم نہ صرف علمی، فکری اور روحانی میدان میں ایک بے مثال چیلنج ہے بلکہ اخلاقی و معاشرتی اصلاح کا بھی کامل منشور ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن میں بعض دیگر معجزات کا ذکر بھی آیا ہے، جیسے کہ شق القمر (چاند کا دو ٹکڑے ہونا)، معراج النبی ﷺ (اسراء و معراج)، اور غزوات بدر و احد میں غیبی نصرت کا نزول۔ ان معجزات نے مسلمانوں کے ایمان کو جلا بخشی، کفار کے اعتراضات کو باطل کیا اور نبوت کے پیغام کی صداقت کو نمایاں کر دیا۔ یہ معجزات صرف تاریخی واقعات نہیں بلکہ اپنے اثرات کے اعتبار سے ہمہ گیر اور ہمہ وقت ہیں۔ ان کے نتیجے میں فرد کی روحانی تربیت، معاشرے کی اخلاقی تعمیر اور دین کی آفاقی صداقت نمایاں ہوئی۔ بالخصوص قرآن مجید بطور معجزہ آج بھی عقل، فکر اور سماج کو چیلنج کرتا ہے اور انسانیت کو رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات قرآن حکیم کی روشنی میں نہ صرف ایک الٰہی صداقت کا اظہار ہیں بلکہ ایمان، صبر، استقامت اور خدا پر بھروسے کی لازوال تعلیم بھی فراہم کرتے ہیں۔

تحقیقی سوالات

1۔ قرآن حکیم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کس انداز میں بیان ہوئے ہیں؟

2۔ قرآن مجید بطور معجزہ کس طرح دائمی اور آفاقی حیثیت رکھتا ہے؟

3۔ قرآن میں مذکور معجزات نے مسلمانوں کے ایمان اور کردار پر کیا اثرات مرتب کیے؟

مقاصد تحقیق

1۔ قرآن حکیم میں مذکور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ پیش کرنا۔

2۔ معجزات کے فکری، روحانی اور اخلاقی اثرات کو نمایاں کرنا۔

3۔ قرآن بطور معجزہ کی دائمی اور آفاقی حیثیت کو اجاگر کرنا۔

4۔ مسلمانوں کے ایمان، صبر اور استقامت پر معجزات کے اثرات کو واضح کرنا۔

تحقیق کا طریقہ کار

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے خصائص کا قرآن مجید کی روشنی میں جائزہ لینے کے لیے بیانیہ اور تجزیاتی طریقہ کار اپنایا گیا ہے:

قرآن مجید میں مذکور معجزات النبیؐ

معجزہ کا لغوی مفہوم:

لفظ معجزہ "عجز" سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس کا مادۂ اشتقاق عَجِزَ، یَعْجَزُ عَجْزًا ہے، جس کا مطلب ہے "کسی چیز پر قادر نہ ہونا" یا "کسی کام کی طاقت نہ رکھنا" یا "کسی امر سے عاجز آ جانا" وغیرہ ہیں۔ جیسا کہ عرب بطور محاورہ کہتے ہیں: "عَجِزَ فُلَانٌ عَنِ الْعَمَلِ" فلاں آدمی وہ کام کرنے سے عاجز آ گیا"۔ "ای کبر وصار لایستطیعہ فھو عاجز"1

المفردات میں امام راغب اصفہانی معجزے کا مفہوم بیان کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

"والعجز أصله التأخر عن الشئ، وحصوله عند عجز الأمر، أی: مؤخرہ... وصار فی التعارف، إسماللقصور عن فعل الشئ، وھو ضد القدرۃ"2

"یعنی "عجز" کے اصلی معنی کسی چیز سے پیچھے رہ جانے یا اُس کو وقت نکلنے کے بعد حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔۔۔ عام طور پر یہ لفظ کسی کام کے کرنے سے قاصر رہ جانے پر بولا جاتا ہے اور یہ "القدرۃ" کی ضد ہے۔"

معجزہ کا اصطلاحی مفہوم:

علماء اور ارباب علم نے معجزہ کی مختلف تعریفیں لکھی ہیں چند تعریفات یہاں بیان کئے جا رہے ہیں جیسا کہ المنجد میں ہے:

"أمر خارق العادۃ یعجز البشر عن أن یأتوا بمثلہ"3

"معجزہ اُس خارقُ العادت چیز کو کہتے ہیں جس کی مِثل لانے سے فردِ بشر عاجز آ جائے۔"

یعنی معجزہ اس انوکھے کام کو کہتے ہے جسے عقل نہ مانے خارق العادت ہو، اور یہ کسی عام بشر یعنی انسان کا کام نہیں ہے عام بندہ ایسے کاموں سے عاجز ہوتا ہے۔ جیسا کہ قاضی عیاض مالکیؒ فرماتے ہیں:

"إعلم أنّ معنى تسميتنا ماجاء ت به الأنبياء معجزة هو أن الخلق عجزوا عن الإتيان بمثلها"4

"یہ بات بخوبی جان لینی چاہئے کہ جو کچھ انبیاء علیہم السلام اپنے ساتھ لے کر آتے ہیں اُسے ہم نے معجزے کا نام اِس لئے دیا ہے کہ مخلوق اُس کی مِثل لانے سے عاجز ہوتی ہے۔"

اسی طرح علامہ علی بن محمد بن علی الجرجانیؒ بھی انہی الفاظ میں معجزہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اَمْرٌخَارِقٌ لِلْعَادَةِ مِنْ قِبَلِ شَخْصٍ مُقَارِنٍ لِدَعْوَى النُّبُوَّةِ"5

"وہ خلاف عادت کام جو ایسے شخص سے ظاہر ہو جو دعویٰ نبوت کرتا ہو، اسے معجزہ کہتے ہیں۔"

یعنی معجزہ کو یہ نام اس لئے دیا گیا کہ یہ صرف اور صرف نبی کے ہاتھ پہ صادر ہوتا ہے اور باقی مخلوق میں کوئی عام فرد اس کام سے عاجز ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ ایک خلاف عادت کام ہے، انبیاء تو اللہ کی طرف سے برگزیدہ بندے ہوتے ہیں۔ اللہ نے انہیں بندوں کو پیغام اور ہدایت کا راستہ دکھانے کے لئے بھیجے ہیں، اس لئے معجزہ تو اللہ کی طرف سے ان

پر صادر ہوتا ہے، تاکہ لوگ اسے دیکھ کر ہدایت حاصل کرے اور کبھی کبھی لوگوں کے اصرار پر اللہ پاک نے انبیاء کے ہاتھ پر معجزات دکھائے ہیں جیسا کہ حضرت صالحؑ کی اونٹنی اور رسول اللہؐ کا معجزہ شق القمر کے واقعات رونما ہوئے۔ امام خازن رحمۃ اللہ علیہ معجزہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”المعجزۃ مع التحدّی من النبی قائمۃ مقام قول اللہ عزّوجلّ:”صَدَقَ عَبْدِيْ فَأَطِيْعُوْہ وَ اتَّبَعُوْہ“ ولأن معجز النبی شاھدٌ علی صدقه فیما یقوله و سُمّیت **المعجزةُ معجزةً لأن الخلق عجزوا عن الإتیانِ بمثلھا“6ـ**

”معجزہ اللہ کے نبی اور رسول کی طرف سے ایک چیلنج ہوتا ہے اور باری تعالیٰ کے اس فرمان کا آئینہ دار ہوتا ہے کہ: میرے بندے نے سچ کہا، پس تم اُس کی اطاعت اور پیروی کرو۔ اس لئے کہ نبی و رسول کا معجزہ جو کچھ اُس نے فرمایا ہوتا ہے اُس کی حقّانیت اور صداقت پر دلیل ناطق ہوتا ہے اُسے معجزہ کا نام اس لئے دیا گیا ہے کہ اُس کی مثل لانے سے مخلوق انسانی عاجز ہوتی ہے۔“

اسی طرح علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”المعجزہ ھی امر یظاھر بخلاف العادۃ علیٰ ید مدعی النبوۃ عند تحدی المنکرین علیٰ وجہ یعجز المنکرین عن الاتیان بمثلہ“7

”یعنی معجزہ وہ امر ہے جو خلاف معمول اور عادت جاریہ کے خلاف ایسے شخص کے ہاتھ پر ظاہر ہو جو اپنے دعویٰ نبوت میں سچا ہو اور ایسے وقت میں ظاہر ہو کہ جب وہ منکرین کو اس کی مثل لانے کا چیلنج دے اور وہ نہ لا سکیں یعنی اس سے عاجز آجائیں۔“

معجزہ اللہ پاک کی قدرت اور حکمت سے پیغمبر کے ہاتھ مبارک پر صادر ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی امت اور زمانے کو اس جیسی مثال لانے عاجز کر دے۔8

الغرض "معجزہ" کا مطلب عاجز کر دینا یعنی بے بس اور مجبور کر دینے سے ہے یعنی غیر معقول کام دکھانا، کسی کام کی کوئی عقلی وجہ سمجھ میں نہ آنا، اسباب کے بغیر کسی کام کا ہو جانا وغیرہ معجزہ کہلاتا ہیں۔ دوسرے لفظوں میں "خرق عادت" کام کو معجزہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رسولوں اور انبیاء کے ہاتھ سے بعض خلاف عادت باتیں ظاہر کرا دیتا ہے ،جو دنیا کے لوگ اسے کرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں تاکہ لوگ اس نبی کے خلاف عادت کام کو دیکھ کر اسے اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے نبی و رسول سمجھے۔

الغرض مندرجہ بالا تعریفات سے یہ اخذ ہو سکتا ہے کہ معجزہ اللہ کی طرف سے اس بندے کے ہاتھ پر صادر ہوتا ہے جو اللہ کا نبی اور رسول ہو۔ یہ کسی نبی یا رسول کا ذاتی فعل نہیں ہے بلکہ اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ یہ بغیر کسی سبب اور قانون فطرت کے خلاف ہوتا ہے۔ چونکہ یہ قوت الہیٰ سے ہوتا ہے اس لیے عقل انسانی اس سے ناکام ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ انسانی عقل کے مطابق نہیں ہوتا اس لیے نیچری اس کے خلاف ہے۔

نبی کریمؐ کے ہاتھ پہ بہت سارے معجزات صادر ہوئے ہیں جس پہ کافی لمبی کتابیں لکھ سکیں گی۔ چونکہ یہاں قرآن حکیم میں معجزات النبیؐ کا تذکرہ کیا جائے گا اس لیے یہاں پہ محمدؐ کے ان کا معجزات کا مختصر جائزہ لیا جا رہا ہے جن کا ذکر قرآن حکیم میں ہوا ہے۔ جیسا کہ معجزہ قرآن، معجزہ شق القمر، معجزہ واقعہ معراج وغیرہ۔

معجزہ قرآن

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو نبوت کی صداقت کے ثبوت میں معجزات عطا کیے۔ یہ معجزات اس زمانے کے تقاضوں کے مطابق ہوتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور یدِ بیضا دیا گیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مریضوں کو شفا دینے اور مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت عطا کی گئی۔ نبی اکرم محمد ﷺ کا سب سے بڑا اور دائمی معجزہ قرآن مجید ہے، جو نہ صرف اپنے نزول کے وقت کے اہلِ عرب کے لیے چیلنج تھا بلکہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے حجت اور دلیل ہے۔ اس کی فصاحت و بلاغت، علمی و سائنسی حقائق اور ہمہ گیر ہدایت اسے ایک زندہ اور ناقابلِ شکست معجزہ بناتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ پاک قرآن میں فرماتے ہیں:

"قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ"9

قرآن کے اعجاز کے پہلو

لسانی وادبی اعجاز

عرب اپنی زبان و بیان پر فخر کرتے تھے، مگر قرآن کے اسلوب اور بلاغت کے سامنے بڑے بڑے شاعر اور خطیب بھی عاجز آ گئے۔ قرآن نے متعدد مقامات پر چیلنج دیا کہ اس جیسا کلام لاکر دکھاؤ مگر کوئی کامیاب نہ ہوا۔

بیانیہ وفکری اعجاز

قرآن نے مختصر الفاظ میں گہرے اور ہمہ گیر معانی بیان کیے۔ اس کے مضامین نہ صرف عقائد بلکہ اخلاقیات، شریعت، معاشرت اور سیاست تک محیط ہیں۔

سائنسی وعلمی اعجاز

قرآن نے کائنات کے تخلیقی حقائق بیان کیے جنہیں آج کی جدید سائنس نے تسلیم کیا، جیسے انسان کی پیدائش کے مراحل، جس کا ذکر سورہ مومنوں میں یوں آیا ہے:

"ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًاۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ" 10؎

"پھر ہم نے نطفہ کا لوتھڑا بنایا پھر ہم نے لوتھڑے سے گوشت کی بوٹی بنائی پھر ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں بنائیں پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت پہنایا، پھر اسے ایک نئی صورت میں بنا دیا، سو اللہ بڑی برکت والا سب سے بہتر بنانے والا ہے۔"

اسی طرح قرآن میں کائنات کے پھیلنے کا ذکر بھی آیا ہے قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ"11؎

"اور ہم نے آسمان کو قدرت سے بنایا اور ہم وسیع قدرت رکھنے والے ہیں۔"

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی عظیم قدرت اور طاقت کو بیان فرماتا ہے کہ آسمان کو نہایت مہارت سے تخلیق کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز میں وسعت پیدا کرنے والا ہے.

قانونی وسماجی اعجاز

قرآن نے عدل، مساوات، حقوقِ انسانی، اور معاشرتی نظام کے ایسے اصول وضع کیے جو ہر زمانے کے لیے قابلِ عمل ہیں۔

روحانی واخلاقی انقلاب

قرآن نے اخلاقی طور پر پست اور جاہل معاشرے کو ایمان، تقویٰ اور اعلیٰ کردار عطا کیا، جس نے پوری دنیا کی تاریخ کا رخ بدل دیا۔

دائمی معجزہ

قرآن کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک زندہ اور دائمی معجزہ ہے۔ باقی انبیاء کے معجزات مخصوص وقت اور قوم تک محدود تھے مگر قرآن ہر دور کے لیے ہدایت ہے۔

معجزہ شق القمر

سورۃ القمر میں پیغمبر اسلام کے اس معجزے کا تذکرہ ان الفاظ میں آیا ہے:

”اِق ◌ ترَبَتِ السَّاعَۃوَان ◌ شَقَّ ال ◌ قَمَرُ، وَاِن ◌ یَّرَو ◌ ااٰیَۃ یُّعِ ◌ رِضُو ◌ اوَیَقُو ◌ لُو ◌ اسِح ◌ رٌ مُّس ◌ تَمِرٌّ“ 12؎

”قیامت قریب آ پہنچی اور چاند پھٹ گیا۔ اور (کفار کا حال یہ ہے کہ) خواہ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اس سے اعراض کر جاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ایک چلتا ہوا جادو ہے۔“

آنحضرتؐ کے دست مبارک کے اشارہ پر چاند کے دو ٹکڑے ہو جانا، ایک حقیقی واقعہ ہے، جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، کیوں کہ اس معجزے کا ذکر قرآن میں آیا ہے جو کہ ایک اصدق اور شک وشبہ سے پاک کتاب ہے۔ اس کے علاوہ اس واقعہ سے متعلق روایت کو صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت نے بیان کیا ہے اور ان کے واسطہ سے بے شمار محدثین نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"ان اهل مكة سالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يريهم آية , فاراهم القمر شقتين حتى راوا حراء بينهما"13

"کفار مکہ نے رسول اللہؐ سے کسی نشانی کا مطالبہ کیا تو نبی کریمؐ نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں دیکھا۔"

اسی طرح ایک اور روایت حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے:

"انشق القمر ونحن مع النبي صلى الله عليه وسلم بمنى، فقال:" اشهدوا" , وذهبت فرقة نحو الجبل۔"14

"جس وقت چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو ہم نبی کریمؐ کے ساتھ منیٰ کے میدان میں موجود تھے۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ لوگو! گواہ رہنا اور چاند کا ایک ٹکڑا دوسرے سے الگ ہو کر پہاڑ کی طرف چلا گیا تھا۔"

ان روایات سے معلوم ہوا کہ شق القمر کا واقعہ حقیقت پر مبنی ہے کیونکہ قرآن میں بھی اس کا ذکر آیا ہے اور ساتھ میں صحابہ کرام کی روایات بھی مروی ہیں۔ کہ کفار مکہ کے مطالبے پر اللہ پاک نے اپنے حبیب کے ہاتھ پر چاند کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا تاکہ وہ اللہ کے نبی کی نبوت ورسالت پر ایمان لا سکے لیکن انہوں نے پھر بھی ایمان نہیں لایا۔ اب بات یہ بھی ہے کہ یہ واقعہ کب پیش آیا اس حوالے سے یہاں دو اقوال بیان کئے جا رہے ہیں علامہ ابن حجر نے اس کا وقت ہجرت سے تقریباً پانچ سال پہلے لکھا ہے یعنی ۸ نبوت۔15 علامہ منصور پوری نے اس واقعے کا زمانہ ۹ نبوت لکھا ہے۔16

ابو نعیمؒ نے "دلائل النبوۃ" میں اس واقعہ کی تفصیل حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے اس طرح نقل کی ہے کہ رسول اللہؐ کے پاس مشرکین کی ایک جماعت آئی، جس میں ابو جہل اور تین چار لوگ اور بھی تھے کہا کہ اگر نبیؐ سچے نبی ہے تو ثبوت کے طور پر چاند کو دو ٹکڑوں میں دکھانے کا مطالبہ کیا آپؐ نے فرمایا اگر اس طرح سے ہو گیا پھر تم لوگ ایمان قبول کروگے؟ انہوں نے ہاں بولا۔ وہ رات چودھویں کی تھی۔ محمدؐ نے اللہ سے ان کے سوال پورے کرنے کی دعا کی جسے اللہ نے قبول کی نبی خدا نے انگلی سے اشارہ کر کے چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم نظر آ گیا۔17

شق القمر کا یہ معجزہ بہت صاف تھا قریش نے اسے بڑی وضاحت سے کافی دیر تک دیکھا اور دیکھنے کے بعد حیران ہو گئے۔ ان کا مطالبہ پورا بھی ہوا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بھی مگر پھر بھی ایمان نہیں لایا، بلکہ ایمان لانے کی بجائے جادو کا الزام لگایا، لیکن اللہ کی قدرت دیکھو یہ معجزہ صرف یہی کے لوگوں کے لئے نہیں تھا بلکہ باہر والوں نے بھی اسے دیکھا اگر یہ جادو ہوتا ان کی آنکھوں پر جادو کیا جاتا تو پھر باہر والے نہیں دیکھ سکتے مگر باہر سے آنے والوں نے بھی اسے دیکھا اور تصدیق کی کہ انہوں نے چاند کو دو ٹکڑوں میں دیکھ لیا۔ لیکن یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لائے۔

چاند کے دو ٹکڑے کو کچھ لوگوں نے دیکھ لیا اور باقی لوگوں نے نہیں دیکھا۔ یہ واقعہ چونکہ رات کے وقت پیش آیا تھا، جو ایک لمحہ کے لئے تھا ظاہر ہے کہ اس وقت اکثر لوگ سو رہے ہوتے ہیں اس لیے نیند سے اس واقعہ کا دیکھنا ناممکن تھا۔ دوسری بات یہ ممکن ہی نہیں ہو سکتا کہ چاند ایک وقت میں دنیا کے تمام خطوں میں نظر آ جائے، اس لئے وقوع معجزہ کے وقت چاند دنیا کے کہیں خطوں میں نظر آیا۔ جیسا کہ جب چاند گرہن ہوتا ہے تو اس وقت کچھ خطوں میں نظر آتا ہے اور کچھ خطوں میں نظر نہیں آتا، کیونکہ دنیا کا نظام ایسا بنا ہوا ہے کہ کہیں پر دن اور کہیں پر رات ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ عرب میں باہر کے جو لوگ آئے تھے انہوں نے اس رات یہ واقعہ دیکھ کہ اپنے اپنے علاقوں میں اس کا تذکرہ کرنے لگے۔ اسلامی تاریخ وسیر کی کتابوں میں اس واقعہ کا ذکر تواتر کے ساتھ موجود ہے، گویا اسلام مخالف اور دین بیزار لوگ

اس سے انکار کریں، لیکن اسلامی تاریخ کے علاوہ بعض دوسری قوموں کے تذکرہ اور احوال میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے، جس سے غیر مسلم مسلمان بھی ہو گئے تھے جیسا کہ مالابار میں گدنکلور نامی شہر کے حاکم "سامری" اس واقعے کو پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ ملا محمد قاسم فرشتہؒ تاریخ ہند میں لکھتے ہیں کہ:

”تیسری صدی ہجری کی ابتداء میں کچھ عرب مسلمان کشتی پر سوار جزائر سری لنکا کی طرف جا رہے تھے کہ طوفانوں کی وجہ سے جزائر مالابار کی طرف جا نکلے اور وہاں گدنکلور نامی شہر میں کشتی سے اترے۔ شہر کے حاکم کا نام ”سامری“ تھا۔ اس نے مسلمانوں کے بارے میں یہودی اور عیسائی سیاحوں سے کچھ سن رکھا تھا۔ عرب مسلمانوں سے کہنے لگا کہ پیغمبر اسلامؐ کے حالات اور ان کی کچھ علامات بیان کریں۔ ان مسلمانوں نے اسے آنحضرتؐ کے حالات زندگی، اسلام کے اصول و مسائل اور نبی اکرمؐ کے معجزات کے بارے میں بہت سی باتیں بتائیں، دریں اثنا شق القمر کے تاریخی معجزہ کا ذکر بھی کیا۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ ذرا ٹھہرو ہم اسی بات پر تمہاری صداقت کا امتحان لیتے ہیں۔ ہمارے ہاں دستور ہے کہ جو بھی اہم واقعہ رونما ہو اسے قلمبند کر کے شاہی خزانہ میں تحریر کو محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اگر تمہارے کہنے کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اظہار کے لیے چاند دو ٹکڑے ہوا تھا تو اسے یہاں کے لوگوں نے بھی دیکھا ہوگا اور اتنا محیر العقول واقعہ ضرور قلمبند کر کے شاہی خزانے میں محفوظ کر لیا ہوگا۔ یہ کہہ کر اس نے پرانے کاغذات طلب کیے، جب اس سال کا رجسٹر کھولا گیا تو اس میں یہ درج تھا کہ آج رات چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر جڑ گیا۔ اس پر وہ بادشاہ مسلمان ہو گیا اور بعد میں تخت و تاج چھوڑ کر مسلمانوں کے ساتھ ہی عرب چلا گیا۔“ 18

معجزہ معراج النبیؐ:

”سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ“ 19

اس آیت میں نبی کریمؐ کے ایک عظیم الشان معجزہ ”معراج النبی“ کو بیان کیا گیا ہے۔ محمدؐ چونکہ اللہ نے آخری نبی بنا کر مبعوث کیا تا کہ وہ لوگوں کو ظلمت کی تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں کی طرف لے آئے۔ دعوت کا کام اللہ نے آپ کو سونپا تھا۔ جیسے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلانیہ تبلیغ کا حکم دیا تو آپؐ اور مسلمانوں پر مصائب و مشکلات کا دروازہ کھل گیا۔ لیکن آپ کے خاندان کے کچھ لوگوں نے اپنے رشتے کے ناطے آپؐ کو اکیلا نہیں چھوڑا آپ کا ساتھ دیا کرتے تھے جیسا کہ آپ کے چچا ابو طالب ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا کرتے تھے۔ جیسے ہی آپؐ کے چچا کی وفات ہو گئی اسی سال آپ کی پیاری اور دین اسلام کی مددگار بیوی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی بھی وفات ہو گئی، ان دونوں کی وفات رسول پاکؐ کے لئے بہت بڑا صدمہ تھا۔ اس اثناء میں آپؐ نے طائف کا رخ کیا کہ وہاں کے لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دے۔ لیکن انہوں نے بھی آپؐ کا نہ صرف انکار کیا بلکہ آپؐ پر ظلم و تشدد کیا۔ جب آپؐ کو ہر طرف سے مایوسی ہو گئی تو رحمت الہیٰ نے اپنے ساتھ ملاقات اور عالم بالا کی سیاحت کے لیے بلایا تا کہ نبی کریمؐ کو اپنے رب کی تائید و نصرت پر حق الیقین ہو جائے اور حالات کی ظاہری ناسازگاری انہیں پریشان نہ کر سکے۔ یہاں اس مقدس سفر کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے:

خلاصہ یہ ہے کہ سرور کونینؐ کو اللہ نے خود آسمانوں پر بلایا، نبیوں اور فرشتوں کا امام بنایا، آسمانوں پر فرشتوں سے استقبال کرایا، نبیوں سے ملاقات کرائی، جنت و دوزخ دکھلائی، اعمال نیک و بد پر ملنے والی جزا و سزا دکھائی، عرش دکھایا کرسی دکھائی اور پھر اپنے دیدار کا شرف عطا کر کے خصوصی ہم کلامی کی دولت عظمیٰ سے نوازا، اہم احکامات عطا فرمائے، نماز ملی اور مشرک کے علاوہ سب کے لئے معافی کا پروانہ ملا۔ کچھ شک نہیں کہ معراج نبی کریمؐ کے مقامات اعلیٰ میں سے ایک اونچا مقام ہے لیکن یہ بات بھی غور طلب ہے کہ اس واقعہ کے ذکر میں اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں بھی اور سورہ نجم میں بھی ”عبد“ کا لفظ استعمال فرمایا ہے، رسول اللہؐ کی شان عبدیت کو بیان فرمایا ہے، تا کہ مخلوق الہی خوب سمجھ لیں اور اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ اس مقدس ہستی بھی اللہ کا بندہ ہے، سب سے بلند ترین مقام عبودیت ہی کا ہے اور تا کہ کسی کو یہ وہم و گمان نہ ہو جائے کہ آپ کی حیثیت عبدیت سے آگے بڑھ گئی، اور آپ کی شان میں کوئی ایسا عقیدہ نہ رکھے کہ مقام عبدیت سے آگے بڑھا کر اللہ تعالیٰ کی شانِ الوہیت میں شریک قرار نہ دیدے۔ اور جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰؑ کی شان میں غلو کر کے گمراہ ہوئے، اس لئے پروردگار نے واشگاف الفاظ میں بندہ فرمایا تا کہ امت محمدیہ پچھلی قوموں کی طرح غلو میں مبتلا نہ ہو جائے اور ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی کہ محمدؐ بھی اللہ کے مخلوق میں سے اللہ کے ایک قریبی بندہ ہے۔

دیگر معجزات النبی

قرآن میں نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت، غیبی خبریں، اور دعوتی و اخلاقی جیسے معجزات کا بھی ذکر ملتا ہے، جو ان کی نبوت کی صداقت پر دلیل ہیں۔

فرشتوں کی مدد:

غزوات بدر و احزاب میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے اہل ایمان کی مدد فرمائی۔

"إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ" 20ے

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا۔"21ے

معجزاتِ غیبیہ (پیشگوئیاں):

نبی کریم ﷺ نے بعض امور کی پیشگوئیاں فرمائیں جو بعد میں پوری ہوئیں جیسا کہ روم کی پیشن گوئی دی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

"غُلِبَتِ الرُّوْمُ، فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ۔"22ے

"روم مغلوب ہوگئے۔ نزدیک کے ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے۔"

ہ پیشگوئی رومیوں کی فارس پر فتح سے متعلق ہے، جو آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں پوری ہوئی۔

دعا کی قبولیت بطور معجزہ:

نبی کریم ﷺ کی دعاؤں کا قبول ہونا بھی ایک قسم کا معجزہ ہے۔

"وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِيْبٌؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ"23ے

"اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں نزدیک ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔"

اخلاقی و روحانی معجزہ:

نبی کریم ﷺ کی سیرت، صبر، حلم، عفو، اعلیٰ اخلاق، دشمنوں کو دوست بنالینا—یہ سب آپ کی نبوت کی حقانیت کے جیتے جاگتے ثبوت ہیں۔

"وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" 24ے

"اور بے شک آپ تو بڑے ہی خوش خلق ہیں۔"

معجزات النبی ﷺ کے اثرات

ایمانی اثرات

معجزات نے اہل ایمان کے دلوں کو مزید مضبوط کیا۔ شق القمر اور معراج جیسے واقعات نے صحابہ کرام کے ایمان کو نئی جِلا بخشی۔

"وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ"25ے

"اور جب ہم نے تم سے کہہ دیا کہ تیرے رب نے سب کو قابو میں کر رکھا ہے، اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا۔"

کفار پر اثرات

کفار نے معجزات دیکھنے کے باوجود انکار کیا اور کفر پر جمے رہے۔ اس طرح معجزات ان پر اتمامِ حجت بن گئے۔

"وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا "26ے

"اور اگر یہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے۔"

دعوتی اثرات

معجزات کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی صداقت واضح ہوئی، جس سے اسلام کی دعوت کو تقویت ملی اور نئے لوگ ایمان لاتے گئے۔

امت مسلمہ پر اثرات

قرآن بطور معجزہ آج بھی مسلمانوں کے لیے ہدایت، تسکین قلب اور علمی رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ یہ امت کے ایمان کو تازہ کرتا ہے اور ہر دور کے شکوک و شبہات کا جواب فراہم کرتا ہے۔

معجزات کے فکری و عملی پہلو

عقل و وحی کا تعلق

معجزات اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ وحی عقل سے بالاتر ہے لیکن عقل کے خلاف نہیں۔

معجزات اور سائنس

قرآن کے علمی اشارات جدید سائنس کے تناظر میں بھی اپنی صداقت کی گواہی دیتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن محض ایک مذہبی کتاب نہیں بلکہ ہر دور کی علمی رہنمائی ہے۔

روحانی و اخلاقی پیغام

معجزات ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ اللہ کی مدد اہل ایمان کے ساتھ ہوتی ہے اور انبیاء کی تعلیمات پر عمل کرنے سے مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔

نتائج و سفارشات

1۔ قرآن مجید نبی اکرم ﷺ کا سب سے بڑا اور دائمی معجزہ ہے جو قیامت تک زندہ اور ناقابلِ تسخیر رہے گا۔

2۔ معجزات کا بنیادی مقصد رسالت کی صداقت کو ظاہر کرنا اور مومنین کے ایمان کو تقویت دینا ہے۔

3۔ کفار کے لیے معجزات حجت کے طور پر آئے تاکہ انکار کرنے والوں پر اتمامِ حجت ہو جائے۔

4۔ امت مسلمہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن کو معجزہ اور ہدایت سمجھ کر اس سے رہنمائی حاصل کرے۔

5۔ عصرِ حاضر میں قرآن کے سائنسی و عقلی پہلوؤں کو اجاگر کر کے اسلام کی دعوت کو عام کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

1۔ معلوف، لوئس، (۱۹۵۷ء)، المنجد فی اللغۃ، بیروت، دار العلم، ص ۴۸۸۔

2۔ اصفہانی، الحسین بن محمد، ابو القاسم (۱۳۲۴ھ)، المفردات فی غریب القرآن، بیروت، دار المعرفۃ، بذیل عجز: ص ۵۴۷۔

3۔ معلوف، لوئس، (۱۹۵۷ء)، المنجد فی اللغۃ، بیروت، دار العلم،، ص ۴۸۸۔

4۔ عیاض، ابو فضل عیاض بن موسیٰ بن، قاضی، (۲۰۰۳ء)، الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، قاہرہ، دار الحدیث، ج ۱: ص ۳۴۹۔

5۔ جرجانی، السید شریف علی بن محمد، (۱۴۰۳ھ)، کتاب التعریفات، مصر، المطبعۃ الخیریۃ، ص ۱۲۹۔

6۔ بغدادی، علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم، (۲۰۰۶ء)، تفسیر الخازن، لاہور، رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، ج ۲: ص ۱۲۴۔

7۔ نسفی، نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد، (۲۰۰۹ء)، شرح العقائد للنسفی، ریاض، مکتبۃ الحرمین، ص۱۴۶۔

8۔ الفراہی، ملا معین الدین الواعظ الہروی، (۲۰۰۲ء)، معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ، لاہور، مکتبہ نبویہ، ج۴:ص ۳۷۷۔

9۔ الإسراء، ۱۷:۸۸۔

10۔ المؤمنون، ۲۳:۱۴۔

11۔ الذاریات، ۵۱:۴۷۔

12۔ القمر ۵۴:۲-۱۔

13۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، امام، (۱۴۲۲ھ)، الجامع الصحیح بخاری، دمشق، دار الطوق النجاۃ، کتاب مناقب الانصار، باب انشقاق القمر، ح ۳۸۶۸۔

14۔ ایضاً، ح ۳۸۶۹۔

15۔ عسقلانی، احمد بن علی بن ابن حجر، (۲۰۰۱ء)، فتح الباری، ریاض، مکتبۃ الملک فھد الوطنیۃ اثناء النشر، ج۶:ص ۶۳۸۔

16۔ منصور پوری، محمد سلیمان سلمان، قاضی، (۲۰۰۷ء)، رحمۃ اللعالمین، فیصل آباد، مرکز الحرمین الاسلامی، ج۳:ص ۱۵۹۔

17۔ البیہقی، احمد بن الحسین، ابی بکر، (۱۹۸۸ء)، دلائل النبوۃ و معرفۃ احوال صاحب الشریعۃ، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ج۲:ص ۲۶۲۔

18۔ محمد قاسم، فرشتہ، (۲۰۰۸ء)، تاریخ فرشتہ، لاہور، المیزان ناشران و تاجران کتب، ج۲:ص ۴۸۹۔

19۔ بنی اسرائیل ۱۷:۱۔

20۔ الأنفال، ۷:۹۔

21۔ الأحزاب، ۳۳:۹۔

22۔ الروم، ۳۰:۲-۱۔

23۔ البقرۃ، ۲:۱۸۶۔

24۔ القلم، ۶۸:۴۔

25۔ الإسراء، ۱۷:۶۰۔

26۔ الأنعام، ۶:۲۵۔

مادی مظاہر اور آخرت کی لامتناہی کا موازنہ کر کے شعور کو اُجاگر کرتی ہے۔